ثم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث دہلی

جلد ۱ | ماہ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ مطابق جولائی ۱۹۳۳ء | نمبر ۳

مناسبات

دنیائے حاضرہ نے اپنے گذشتہ زمانوں کے اعتبار سے جو کچھ ترقی کی ہے وہ بالکل عیاں ہے۔ ترقی کے جتنے منازل اور جتنی وجوہ ہو سکتی ہیں ان کی تفصیل اور انہیں آشکار بنانے کیلئے متمدن و ترقی یافتہ ممالک سرپٹ دوڑ رہے ہیں نئے نئے علمی فنی تاریخی اکتشافات، جدید اختراعات و ایجادات نے ہماری آنکھوں میں چکاچوند پیدا کر دیا ہے لیکن ہر وہ شخص جو دنیا کے ماورا انسانیت کیلئے کسی اور چیز (دین) کو ضروری سمجھتا ہے وہ صاف کہہ سکتا ہے کہ یہ تمام ترقیاں، جدتیں اور ندرتیں صرف دنیاوی اور مادی پہلو سے متعلق ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ دین اور خصوصاً دین اسلام نے ان دنیاوی و اقتصادی ترقیوں۔ اور مفید ایجادات کا امتناع نہیں بلکہ حکم کیا ہے۔ اور اسی وجہ سے ہم ان برکات و افادات کو گو دنیاوی کہتے ہیں تو دین کے خلاف بھی نہیں کہہ سکتے۔ لیکن یہیں تک بس نہیں ہے بلکہ جدید روشنی نے ہمارے سامنے بعض مضر اثرات و مہلک خیالات کو بھی عملی جامہ میں پیش کیا ہے۔ جن سے ہماری اخلاقی تباہیوں کے علاوہ دینی و مذہبی پہلو بالکل عنقا صورت ہو رہا ہے انسانیت اپنی حقیقی تہذیب کا جنازہ نکلتے دیکھکر ماتم کر رہی ہے یہ سب کچھ تہذیب جدید کی بے پناہ تقلید اور مغرب کی کورانہ اتباع کا مشئوم نتیجہ ہے جہاں ہمارے نوجوان بلا تردد بہتے چلے جا رہے ہیں۔

عورتوں کا پردہ اٹھا کر دفتروں بازاروں اور تمام سیرگاہوں میں مردوں کے دوش بدوش ہونے میں جو کچھ بدعنوانیاں کی گئیں اس پر تمام اہل عقل بلکہ خود عقلائے یورپ بھی افسوس کرتے ہوئے پچھتا رہے ہیں لیکن اسی حد تک انسانی اخلاقی اور عقلی طور و طریق کو زخمی نہیں رہنے دیا گیا بلکہ اسکو مزید پھیلنے کیلئے یورپ کے مختلف شہروں میں ننگے کلب بنائے گئے ہیں جہاں مرد و عورت بالکل ننگے

ہو کر سرگرم تفریح و محو لہو و لعب ہوتے ہیں اب اسکو نئی روشنی یا جدید تہذیب کہا جائے تو انسانیت کیوں نہ خون کے آنسو روئے حقیقت یہ ہے کہ انتہائی ترقی بام ثریا کا عروج خود پستی اور ذلت سے بدل جایا کرتا ہے جو یکدم اوپر پہونچ جاتا ہے وہ اندھا ہو کر ایکدم بالکل نیچے گر پڑتا ہے۔ لہذا ہم بجا طور پر ان ترقی یافتہ قوموں کی پستی کے منتظر ہیں۔ الغرض اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ کوئی ہندوستانی صاحب دس سال کے بعد یورپ سے تشریف لائے ہیں۔ اور [illegible] ہندوستان میں بھی اس انسانیت سوز سراپا وحشت و بداخلاق جراثیم کو پھیلانا چاہتے ہیں چنانچہ بمبئی میں اسوقت ننگوں کا ایک کلب کھولنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ ہے مغرب پرستی اور جدید تہذیب کی کورانہ تقلید جس میں بغیر امتیاز رطب و یابس صحیح و باطل کے جو کچھ یورپ سے آیا ہوا دیکھتے اور سنتے ہیں آنکھ بند کر کے اسکے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ باشندگان ہند عموماً اور مسلمان بھی خصوصاً اس یورپ زدہ انسان کی تجویز و کوشش کو کامیاب نہ ہونے دیں۔ اور اپنے حسن اخلاق و مقدس تہذیب کے تحفظ کیلئے اس کے خلاف نفرت و حقارت کی آواز اٹھائیں۔ تاکہ ہرگز ہرگز اس قسم کا عریاں کلب نہ قائم ہو سکے۔ اور ہندوستان کے پاک و صاف دامن پر کوئی بدنما دھبہ نہ پڑے۔

موجودہ عہد میں دنیا کا کوئی حصہ سوائے نجد و حجاز کے یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہاں بداخلاقی کے اڈے نہیں ہیں اور عوام میں بداخلاقی کے جراثیم کا کوئی اثر نہیں ہے۔ مغربی ممالک سے متجاوز ہو کر مشرق میں بھی اخلاقی بیماریاں عام ہو رہی ہیں۔ برطانوی ہند میں تو خیر اعمال و اعتقاد کی ہر طرح آزادی ہے لیکن ہمیں مسلم والیان ریاست پر تعجب ہے کہ باوجود انکی اندرونی آزادی کے وہ اپنی رعایا کی درستگی اخلاق کیلئے کوئی قدم نہیں اٹھا رہے ہیں۔ ریاست حیدرآباد ہندوستان کی سب سے بڑی معزز مسلم ریاست ہے اور جو کچھ یہ ریاست مذہبی علمی و ملکی خدمات باحسن وجوہ انجام دے رہی ہے اس کو دیکھکر ہمارے اور تمام اسلامیان ہند کے دل میں اس ریاست کی عزت و توقیر ہے ہمیں اس معزز ریاست سے بجا امید تھی کہ یہ ریاست اپنے رعایا کے نوجوانوں کو بداخلاقی و فضول خرچی کے بڑھتے ہوئے سیلاب میں بہہ جانے سے بچائیگی۔ چنانچہ حال ہی میں حضور نظام اعلی اللہ مقامہ کا ایک اعلان شائع ہوا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ نے اپنی ریاست میں بداخلاقی و اسراف کا قلع قمع کرنیکی کوشش کر دی ہے (فلہ الجزا) حضور نظام کے دل میں مذہب کی بڑی عظمت ہے جسکا اظہار ان کے طرز عمل سے ہمیشہ ہوتا رہتا ہے چنانچہ حال ہی میں دوسرا اعلان یہ شائع ہوا ہے کہ آپ نے اپنی ریاست میں رمضان المبارک کی عظمت و شرف کا خیال کرتے ہوئے اس مہینہ میں گانا اور دوسرے خلاف شرع امور بند کر دئے ہیں۔ ہم حضور نظام کے ان اعلانات پر اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور حضور نظام سے اسلام کی ترقی کیطرف توجہ کرنیکی مزید امید کرتے ہیں نیز حال ہی میں جو حضور نظام کو ریزیڈنسی بازار واپس مل گیا ہے اس پر مسرت دو آتشہ کا اظہار کرتے ہوئے ہدیۂ تبریک و تہنیت پیش کرتے ہیں۔

ماہ میلاد چلا آ رہا ہے۔ عام طور پر مسلمانوں میں اس مہینہ میں بالخصوص بارہ تاریخ کو مجلسیں ہوتی ہیں۔ ہم ان مجالس کے متعلق گو زیادہ کچھ سردست نہ لکھیں، لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ موجودہ طریقہ [illegible] ھ میں ایجاد ہوا ہے۔ اسلئے اسے کسی طرح سنن نبوی میں شمار نہیں کیا جا سکتا۔ نیز جو [illegible] میں مسلمانوں کی رقمیں ہزار ہا سے زائد صرف ہو رہی ہیں۔ اور اسوقت